اِنَّکَ عَفُوٌّ رَؤُفٌ وَ کَرِیْمٌ رَحِیْمٌ غَفُوْرٌ اَلْفَ اَلْفِ صلوٰۃ و تسلیم علیٰ نبیہ الکریم

بعد حمد و صلوٰۃ کے صاحبان شفقت و رافت پر روشن ہو کہ اندنون یہہ دیوان پُر عرفان
من تصنیف جناب مولانا مولوی رؤف احمد صاحب المتخلص رافت نور اللہ مرقدہ کا موسوم

عقد پروین

المعروف بہ

دیوان رافت

۱۸۹۰

ساتھ حسن سعی تاجران نامی و گرامی و حلیم جناب قاضی عبد الکریم صاحب
و جناب قاضی رحمۃ اللہ صاحب کے جزیرہ معمورہ بمبئی سے

مطبع نامی و گرامی فتح الکریم مین طبع نور سے منور ہوا

ول بار ۲۸ شعبان المعظم ۱۳۰۷ سنہ ۱۶۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ العلی العظیم القادر الرؤف الکریم والصلوۃ والسلام علی حبیبہ الاحمد الرؤف الرحیم اعنے علی امتہ الاثیم وعلی آلہ وصحبہ الف الف تحیۃ وصلوۃ وتسلیم بعد حمد و نعت کے صاحبانِ رافت وخبرت پر روشن ہو کہ موقع سپاس بیقیاس رب الناس ہی کہ یہہ دیوان رفیع بنیان جناب غفران مآب محب باصفا شیخ ابراہیم موسیٰ نے جمع کیا ہی نام دیوان عقد پروین ہی یہہ نسخہ ایک ایسے بزرگوار عالی مقدار کی تصنیفات سے ہی کہ جسکی بزرگی اور ولایت مین مسلمانانِ باخبر اور دینداران نیکوسیر کو کسیطرح کا شک وشبہ نہین الحق ؎ مردانِ خدا خدا نہ باشند + لیکن ز خدا جدا نہ باشند + کرامت اونکی اونکی وفات خوش آیات کے وقت سب کے سب رفقا پر روشن ہوئی اس دیوان کے غزلون کا پڑھنا جو کہ سراسر جناب رسالت مآب علیہ الف الف تحیۃ الی یوم الحساب کی مدح اور توصیف سے مملو ہین دین و دنیا کی مرادون کی تحصیل کا موجب ہی بلکہ اس دیوان کی ایک ایک جلد اپنے مکان مین رکھنا موجب برکت و آبادیِ مکان ہی آپکی تصنیفات سے مولود رؤفی جسمین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا احوال خوش مآل ہی اور تفسیر اردو کثیر الحجم زبان تصوف مین آپنے لکھی جسکی سیر سے آپکے علم وکمال کا حال روشن ہوتا ہی دوسرا حضرت کا معراج نامہ اعجاز

خاتم

خامہ مشہور و معروف ہی اسم مبارک آپکا مولانا رؤف احمد اور تخلص رأفت ہی جناب تجارت مآب سوداگر خلیق و حلیم قاضی عبدالکریم صاحب ابن جناب مغفرت مآب قاضی نور محمد صاحب و جناب فیضمآب قاضی رحمۃ اللہ صاحب ابن جناب مرحوم و مغفور قاضی فتح محمد صاحب کی بہت بڑی خوش نصیبی ہی کہ ان کتابون کو وہ چھپواتے ہین اجرِ عظیم پاتے ہین اور کاتب کی بھی سعادت ہی کہ ایسے بزرگ کے کلام تحریر کرے دامنِ مراد گلہائے مقاصد سے بھرے اب جناب باری اس راقم کا اور اُن سب کا خاتمہ بخیر کرے زندگی بعزت طے کرے آمین اللہم آمین بحق سید المرسلین وآلہ وصحبہ اجمعین **اشارہ** اس دیوان کی غزلین برخلاف قواعد دواوین شعرا ہی کہ پہلے ردیف الف پھر با پھر تا علی ہذا القیاس ی تک لکھی جاتی ہین خلاف اسکے یہان السطور رقم ہین کہ ردیف آخر تک الف ہی اور قافیہ بعد الف کے با۔ تا۔ ثا وغیرہ برای اطلاع قلمی ہوا

قطعہ تاریخ تالیف نسخہ ہذا از جناب سید امیر الدین صاحب مرحوم متخلص بہ نزہت

ظہورِ مظہرِ عشق الٰہی — یہہ دو دیوان ہین رنگین و مسجّع

تصاویرِ خیالی کے سراسر — یہہ ہین بیشبہہ و شک گویا مُرقّع

ہراک شعر اسکا ہی دلچسپ و نادر — بسانِ مصرعِ چار مُربّع

جنابِ حضرتِ رأفت نے واللہ — لکھے ہین کیا ہی اشعار مُقطّع

مگر لطف اون کا تب اظہار ہوگا — کہ دیکھو اونکو باطبعِ مُخلّع

سراپا پیکر انسانیت ہی — یہہ دونون مثلِ اندامِ مُسبّع

سراوصاف سے تاریخِ تالیف — ہوئی ہی خوب نو طرز مُرصّع

۱۲۸۱

اطلاع تجاران ہر شہر و دیار کی خدمت مین عرض ہی کہ حقوقِ تالیفِ کتاب ہذا مولف نے جناب قاضی صاحب موصوف کے نام ہبہ کردیا ہی اور علاوہ اسکے یہہ نسخہ داخل ہی رجسٹری بھی ہوا ہی اس لئے کوئی صاحب ارادہ طبع کا نہ کرے عوضِ نفع نقصان نہ اٹھاوے فقط وما علینا الا البلاغ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھون ثنا اوسکی کیا کہ جسنے کیا ہی ارض و سماء پیدا
صدف سے موتی شکم سے انسان کیا بیک قطرہ ماء پیدا

کہانتک اسکی عطا کہون مین ادا ہے شکر اسکا کیا کرون مین
دوا ہزار اسنے کردی ظاہر کیا اگر ایک داء پیدا (مرض ۱۲)

وہی ہے شافی وہی ہی کافی وہی ہی وافی وہی ہے عافی
کہ گر شفا سے مرض ہو لاحق کرے مرض سے شفا پیدا

خطا کو خط کش بکلک بخشش کرے کرم سے کریم ایسا
ہی رحمت ایسی کہ انتہا ہی نہ جسکی اور ابتداء پیدا

وہی تو ستار عیب کا ہی وہی ہی غفار جرم اپنا
برائے ستر گناہ عالم کرے کرم کی ردا پیدا (چادر ۱۲)

وہی ہی اول وہی ہی آخر وہی ہی ظاہر وہی ہے باطن
کئے ہین جسنے یہہ روح و ریح و تراب نار اور ماء پیدا

غزل بمدح رسول اکرم سنا وہ رافت بدل قوافی
صلے ہین جسکے رضائے حقکی ہو تیری خاطر لواء پیدا

یہہ حمد غفار تھی یہان تو ہی عفو ہی عفو لیک دیکھ اب
محاورے کے خلاف منکر تو قافیے کی بناء پیدا

کرو شکر خدا ہین جسنے کہ کی ہی ایسی جناب پیدا
کہ جسکے باعث ہوئی ہی ہمپر خطا سے راہ صواب پیدا

امام کل انبیا محمد قیام ارض و سما محمد
کرے ہی سجدہ یکو جنکے ہر دل جبین نو آفتاب پیدا

نمود عالم کے وہ سبب ہین وجود آدم کے ہین وہ باعث
نہوتے وہ تو نہوتا ماہی سے لیکے تا ماہتاب پیدا

کرین مشکلکشائی گر وہ تو روئے مقصود پر ہمارے
نقاب پر ہو نقاب پیدا حجاب پر ہو حجاب پیدا

وسیلے ہمسے عاصیوں کے اگر وہ ہووین تو پھر یہان وہان
عقاب پر ہو عقاب پیدا عذاب پر ہو عذاب پیدا

کرم سے انکے یقین ہے شیطان بہ نزع کچھ شک نہ لا سکیگا
کریگا گر یک سوال آکر تو ہونگے لاکھوں جواب پیدا

گناہ ہین بیحساب رافت اگرچہ اپنے یہہ شکر ہی ہے
کہ کر دئیے ہین خدا نے ایسے شفیع روز حساب پیدا

بدل قوافی پڑھا اور مطلع تو وہ جو ہو رشک مطلع خور
کہ تیرے شعروں نے کی ہے رافت عجب طرح آب و تاب پیدا

گلی گلی عاشقوں سے ملکر کرو ہو تم جو ملاپ پیدا
تو میری خاطر بھی آبدار ایک کٹار کیجیگا آپ پیدا

کہین ہے دل اور کہین جگر ہے کہین ہے جان اور کہین یہ تن ہے
ہوئے ہین جمع ہین اپنے تجھمین عجب طرح آپ سے ہے آپ پیدا

بہ آتش عشق جل بجھا ہوں ہین گرم انفاس اسلئے یون
کہ دیگ سے جیسے بعد پختن بصد حرارت ہو بھاپ پیدا

بھلا اے غیرت پری ہین وہ تمنے دن چند یون ہمین تھے
ہزار دیوانے انکو کرتے بیک کرشمہ ہین آپ پیدا

ہے اوسکا ایلام عین انعام و قہر ہے چشم مہر پھر تو
ترانۂ غم مین کیون نہ اپنے سرود کا ہوا لاپ پیدا

کیا تامل جو خوب سا یہان تو ہمنے دیکھا کہ ہے جہان مین
وہ آپ ظاہر وہ آپ باطن وہ آپ پنہان وہ آپ پیدا

لگائے اوستاد عشق یون ہے طرح طرح کے گل اپنے تن پر
کرے ہے جون پھول بوٹے چھیپی سے چھاپ چھاپ پیدا

یہان کب سرو اور وہان بطوبی کہان ہے یہہ اعتدال موزون
نہ اِس چمن مین نہ اُس چمن مین تمہارے قد کا ہے ناپ پیدا

یہی ہے گر رخش فکر اپنا تو پھر زمین کہن مین رافت
نئے نئے قافیئے کرے گا بہر غزل ٹاپ ٹاپ پیدا

نہین ہے شکوہ کیا ہے تمنے جو ربط غیرون کے سات پیدا
ولے نہ مجھسے وہ کام ہوگا گلہ کی ہو جسمین بات پیدا

ہے گو کہ لمعان حسن اوسکا بشکل کل ممکنات پیدا
ورا ہے ذات اسکی ایک ہے یہہ ظہور نور صفات پیدا

تجلی زلف و رخ بدینسان علی التواتر ہے ہے رخشان
ہو رات سے جیسے دن نمایان ہو دن سے جیسے کہ رات پیدا

برہمنو بت پہ لات مارو نہ ہاتھ سے چھوڑو راہ حقکو
پرستش اسکی کرو کہ جسنے کئے ہین لات و منات پیدا

کمین مین کرتے نہین کمی ہین زیادہ ہے حد مین دکھ اٹھانے
جو اوسکو چوری چھپے سے دیکھین نہین پر اُس ڈھب کی گھات پیدا

چھُوا تھا در تیرا جاکے جسنے سو اوسکو مارا بایں نمط ہے
کہ ہاتھ پیدا نہ پاؤن پیدا نہ پاؤن پیدا نہ ہات پیدا

بلا کے ہمکو سرا پچونکے وہ بیٹھے اندر ہین چھپکے ہی ہی
ہو پردۂ غیب فاش اوسکا یہہ کی ہے جسنے ثبات پیدا

حساب کے دل سے کیا ڈرے ہی تیرے پیمبر ہین ایسے رافت
کہ جنکے اعداد نام سے ہی حساب کر لے نجات پیدا

بدل کے پھر قافیونکو رافت غزل سنا دے ہین ایک اچھی
کہ تیرے شعروں مین ہوتے ہین کچھ عجب طرح کے نکات پیدا

خلوط دنیا سے دل ہوا ہی کچھ اسطرح کا اچاٹ پیدا
کہ جسنے برگِ گیہ خورش کو کیا ہی پوشش کو ٹاٹ پیدا

جمی ہی گردِ مسی جو لب پر تو لعل ہی لبسکہ یہہ مکدّر
کرون صفا اسکی حکم گر ہو زبان سے مین چاٹ چاٹ پیدا

وہ تیغ ابرو نہین غضب ہے کہ جسنے بیدم عجم عرب ہے
کہان سروہی ہین ہند کی ہی نظر کرو تو یہہ کاٹ پیدا

جو رشحہ رحمت آلہی تو چاہے زاہد تو جا نہ دریا
پئے مصلے ہم اشک ریز ہونگے کر تو دامن کا پاٹ پیدا

بلجۂ عشق پار کیونکر لگینگے ہم یہان تو ہی یہہ طوفان
نہ ناؤ کا جسمین کچھ نشان ہی کہین نہ جسکا ہی گھاٹ پیدا

عساکرِ صبر و ہوش و طاقت اڑا ہے پلٹنِ مژہ سے
برائے قتل جہان ہوا ہی عجب ہے ایک طفل لاٹ پیدا

بہ برشِ بادہ کریان مساوی ہی اتقا و عصیان
صراحیِ فیضِ حق کی زاہد نہین ہے دو جگہ مین ڈاٹ پیدا

رہے ہی مصروف رات اور دن پگاہ و شام آن و پل ثنا مین
نہین ہے ہندیکا دل یہہ صاحب ہے اکھارا ہی بھاٹ پیدا

بدل کے پھر قافیہ غزل پڑھ کہ تو ہے شیرین کلام رافت
نباتِ ابیات کی تیری بس ہوئی ہی انکو بھی چاٹ پیدا

متاعِ عیش اپنے گھر کہان ہی مگر ہی غم کا اثاث پیدا
در اور دیوارِ خانہ سے یہان سدا ہی بس الغیاث پیدا

حماقتِ سخت ہے جو جاجا اِدھر اُدھر ہوویں مستغاثی
محمدِ ابطحی سا اپنا جہان نہین جب ہو غیاث پیدا

اٹھو نہین یارب تیرا ہی جو یا تیرا ہی والا تیرا ہی شیدا
قبور سے مردگان کا جب ہو پس از فنا انبعاث پیدا

گرسنۂ وصل ہم ہین ایسے کہ تا قیامت نہ سیر ہوویں
اگر وہ آویں تو دیکھ لیویں کہ کب ہین ہمسے غراث پیدا

۱ کال ۱۲

بدل قوافی سنا دہ رافت تو شعر پُر درد جنکو سنکر
الم یہہ پہنچے کہ عاشقون کی زبان سے ہو الغیاث پیدا

یہہ کنجِ تاریک اپنی خاطر کیا ہی الفت نے آج پیدا
کہ جسمین جز چاکِ سینہ روزن نہ داغِ دل چھٹ سراج پیدا

پھرے ہی گر تو فلک تو یون پھر کہ سب سے پھر جائے دل کسی کا
مین جسکا محتاج ہون آ وہ ہو میری طرف احتیاج پیدا

عبث ہی تدبیر اور لیکن جو ہو سکے تم سے تو عزیزو
یہہ درد ہجران ہو دفع جسے کرو کچھ ایسا علاج پیدا

یونہین ہی گر عشق در پئے جان تو جان لیجے کہ ہمکو راحت
نہ آج پیدا نہ کل ہو پیدا نہ کل ہو پیدا نہ آج پیدا

پس از فغان بھی طبیعت اپنی بھری نہ اسسے یہہ عشق یہانکی
نہین ہے مرنیکی اپنی پروا ہوا ہی دھان یہہ مزاج پیدا

نہ مسندِ جم نہ افسرِ کی مجھے ہی درکار کاسش تیرا
ہو ظلِ دیوار و سایۂ در میرے لئے تخت و تاج پیدا

وہ اچپلاہٹ سے بزم مین وہان نہین ٹھہرتے ہین اکیعنوان
باضطرابِ دلی ہوا یہان ہین ہی کیا ارتجاج پیدا

نگاہ قاتل کی تیغ بران وہ ہے غضب غیر سنگ سرمہ
کہ کر سکے جسکو کوئی صیقل نہ جسکے لایق ہی ساج پیدا (صیقل)

جدی ہر انسانکی خاصیت ہے ہین گو بیک قطرہ جیسے پانی
کہین ہے عذب فرات پیدا کہین ہی ملحِ اجاج پیدا

ہی ہجر مین وصل کا تصور بوصل ہجران کا غم رہے ہے
کیا ہی ضدین نے یہان کچھ عجب طرح امتزاج پیدا

برنگ آئینہ خانہ عالم ہماری نظرون مین ہو رہا ہی
ظہور خورشید رو کا اپنے یہان بہر یک زجاج پیدا

غزل قوافی بدل کے رافت سنا دے اور ایک تازہ مضمون
کہ تیرے اشعار نے کیا ہی عجب طرح کا رواج پیدا

بھر آگئے بھر اونکے دیکھہ عارض نہ کیونکہ ہو شوق لاچ پیدا (بوسہ ۱۲)
یہ جسمین سے حاصل یہہ آرزو ہی وہ جلد سے ہو وکاچ پیدا (کاسہ ۱۲)

وہ قوس ابرو نہین بلا ہی نشانہ جسکا کہ دل ہوا ہی
نہین ہی شہر کمانسے لیکر کمان یہہ تا بہ چاچ پیدا (تا شہر ۱۲)

کلام سے کیون نہ دل لبھاوے پیام کیون ہے ہوش اڑاوے
کیا ہی باتون نے ان تو اونسے عجب ہے کچھ لاغ و لاج پیدا

تصور اپنے بہی ہے جو ہر دم کسیکے وہ رقص کا جو عالم
تو کیا کہون پیش چشم ہمدم رہے ہے پریونکا ناچ پیدا

تمہارے قد کا ہو گر تصور بنزع الغیرتِ صنوبر
تو خود بخود بعد مرگ ہووے مزار پر کیون نہ کاج پیدا (درخت مثل صنوبر)

مزاج دانِ ازل نے کیا کیا موافقِ طبع کر دیا ہی
میرے بدنکے گوٹا بوٹ پیدا تمہاری پوشش کو گاچ پیدا (سوسنی کپڑا)

غزل بدل قافیہ سنا پھر کہ ہند مین تو ہوا ہی رافت
نظامی و جامی اور سعدی سحابی و بدر چاچ پیدا

بساغر چشم مست کر دی کہ تا ہو یہان انشراح پیدا (کشادہ ۱۲)
ہو راحت روح جسمین ساقی میرے لئے کر وہ راح پیدا (شراب خوشگوار ۱)

وجود نیکی کا تیرے پیارے بدی سے اپنی ہی جلوہ فرما
غفور کہتا نہ تجھہ کو کوئی اگر نہ ہوتا جناح پیدا (گناہ)

ہر ایک سرو چمن بگردن برنگِ قمری ہو طوق افگن
اگر ہو پردے سے برق آسا گلے کا تیرے وشاح پیدا

وہ فن بتاؤ وہ ڈھب سکھاؤ کسیکو آتا ہو گر عزیزو
ہمارے اور اونکے درمیان ہو جو باعث اصطلاح پیدا

نہ اسکی تیغِ نگہ کے آگے ٹھہر سکے ایک پل بھی رستم
بہادرانہ ہزار ڈھب کے کرے اگرچہ سلاح پیدا

رہے ہین بیتاب رات دن ہم ہو وصل اسے گر ایسی یا رب
صباح پیدا رواح پیدا رواح پیدا اصباح پیدا

یہان تو ہر بالِ مرغ دل کا وبال جان ہی بنا رہائی
فضائے مقصود پر ہون طیران کہان ہین ایسے جناح پیدا

ہی اپنا معمور خانۂ تن جو نور سے تیرے قبلۂ من
تو سجدہ گاہ ملک نہ کیون ہون ہوا ہی ہم مین ضراح پیدا

بزورِ بازو نہ اسکو پایا جو تھک رہے ہین تو وہ آپ آیا
شکستن بال سے یہان تو ہوا جناح نجاح پیدا

غم جدائی سے ہو کے بیکل گہے بصحرا گہے بگلشن
پھرون ہون نہین تا کسی طرح سے ہو باعث ارتیاح پیدا

وے ملال طبیعت اپنا جو ہی سو ہے کیا کہون کسے جا
نہ سینے کو انشراح پیدا نہ دلکو ہی افتتاح پیدا

لگا دے شمشادِ شعر موزون بدل قوافی تو اسمین یا رب
عجب طرح کی غزل کی تو نے یہہ کی ہی آفت براح پیدا

ہی عزم گلگشت کسکا جو یون شجر شجر ہی طباخ پیدا
نمود ہی رنگ ضحک گل گل ہی نازکی شاخ شاخ پیدا

تصور سرو قدِ جانان جو مرد ان نہ زمین ہو
تو کیون نہ بالائے چرخ اپنا بزیر طوبیٰ ہو کاخ پیدا

جلین نہ پھر کیونکہ تجھسے ملک کیا ہی صانع نے ای ستمگر
بشکل شعلہ نیر اسراپا میرا بدن مثلِ تاخ پیدا

بہ گنبدِ خور دچرخ یہان تو ہی انقباضِ طبیعت از بس
الٰہی جنت مین اپنی خاطر مکان کیجو فراخ پیدا

غزل بعشقِ بتان شادے بدل قوافی ایک اور رافت
عجب طرح کی زمین تو نے یہہ کی ہی اب سنگلاخ پیدا

عدو بباطن ہین ظاہرا جو کرین ہین راہ و داد پیدا
کسیکی یہہ دوستی پہ رافت ہمین ہو کیا اعتماد پیدا

الٰہی ایسا ہو خود بخود کچھ کہ میرے اور انکے درمیان ہو
موافقت دوستی محبت یگانگت اتحاد پیدا

غریب مفلس بدشتِ الفت پھرون ہون آوارہ اس طرح مین
کہ زاد پیدا نہ راہ پیدا نہ راہ پیدا نہ زاد پیدا

مرین تو بن آئی کیا مرینا ہم جئین تو کس طرح سے جئین ہم
کہ دشمن جان ہوا ہی دل نے کیا ہی ایسا عناد پیدا

مرید اس پیر کا ہوں جسنے کیا ہی ارشاد یہہ حقنے
کیا ہی فضلی کیا ہی وہی کیا ہی ہمکو مراد پیدا

دو چار اس زلف و رخسے یارب ہوئیمین دن رات تا ہوئین جگمین
سواد پیدا بیاض پیدا بیاض پیدا سواد پیدا

بعلم در قص ماہ ویان جلبین ہین جو جو کہ سوختہ جان
غبار او نکا پس از فنا ہی بصورتِ گردباد پیدا

بدلکے پھر قافیہ غزل پڑھ کہ رشک ہے تیری شاعری سے
ہوا ہی فنِ سخن مین رآفت تو بے بدل اوستاد پیدا

عجب عجب دوستی ہین تب ہوں نئے نئے التذاذ پیدا
جو یار ہووے شفیق پیدا حبیب ہووے ملاذ پیدا

جفا ہی گو طینتِ بتا نمین ولے خلافِ قیاس یارب
وفا شعار ایک یار کردے ہماری خاطر تو شاذ پیدا

بہا تھا سیلِ سرشکِ مجنون بہجرِ لیلی کہ دیکھ اب تک
ہین جو جو جنگلمین چشمے جاری اسیکے ہین یہہ اخاذ پیدا

تو ہی ہی پشت و پناہ اپنا تو ہی ہی ملجا تو ہی ہے ماوا
نعوذ باللہ منہ گر ہو کہین تیرے بن معاذ پیدا

ہین قطع و پیوند کے یہہ معنے کہ وصل ہوتا ہے تب خدا سے
جو ماسوی اللہ سے ایغیر ہو صورت انجذاذ پیدا

خدا کو بوجو خطاب تو ہوا سنو بسمع قبول لوگو
پرستش غیر حق مین مت تم کرو رہ اتحاذ پیدا

روی بدل رآفتا غزل پڑھ کہ اس زمین مین عجب طرحسے
کیا ہی تیرے تیر فکر نے ہی نفوذ پیدا انفاذ پیدا

طرح طرحکے لباس سج سج کرین فروغ اب ہزار پیدا
ولے تیری سی کہانسے خوبان کرینگے دھج ای نگار پیدا

جو تمپہ گل کھا کے مر گیا ہی مزار پر اسکے غل مچا ہی
کہ خود بخود وہان عجب مزہ ہی ہی تختۂ لالہ زار پیدا

ہوں غرب سے تا بہ شرق کیا کیا قبائین عالم کی خرق یکتا
اگر ہو پردیسے برق آسا وہ مہر رخسار یار پیدا

جنونکے ہاتھو نسے ایعزیزان ہین بسکہ پر اضطراب و نالان
کہان ہے ہم دامن و گریبان کرین نیا بار بار پیدا

سما پہ بجلی نہ اور گھٹا ہی سما ہماری بس آہ کا ہی
گھٹا کی صورت دھوان گھٹا ہی شرار ہی برق ہو ا پیدا

تمہارے بیکس کلے ہے یہہ عالم کہ رو رہا ہے بکنج ماتم
نہ جسکا مونس نہ جسکا ہمدم نہ یار اور غمگسار پیدا

پھرا جو کوئی بصد قلق ہی تو خون سے ہر خار جون شفق ہے
ہوئی بوادی لق و دق سے عجب طرحکی بہار پیدا

پھوڑونگا لیکے دل گیا تھا سو ہاتھ آیا ہی ہاتھ تیرا
گما گما مدتونمین اپنا ہوا ہی اب قرض دار پیدا

بدل قوافی غزل سنا دے سخن کا رنگ اور ہی رچا دے
نئی نئی طرز سے بٹھا دے تو رافت اب کے بار پیدا

خراب آباد سب ہین اس سے اسی سے شہر اور اجاڑ پیدا
اوسی سے بستان اوسی سے ویران اوسی سے جھاڑ اور پہاڑ پیدا

جو اوسکو دیکھین تو کسطرح سے جو جھانکین تاکین تو ڈھب نہین ہے
کہ جسکی دیوار ہین نہ روزن کواڑ ہین بھی دراڑ پیدا

ہین کشتہ قد کا تیرے ناز امزار اے رشک سرو وہان ہے
جہان بیابان لق و دق ہین ہوا ہی اک نخل تاڑ پیدا

یہہ تجھہ بن اے رشک حور گل کھا بہار پر نخل بن ہوا ہے
کہ صحن باغ جہان نہین ہوگا نہ اس روش کا ہی جھاڑ پیدا

تو قاصدا دیکے خط انکیجو زبان سے کچھہ قیل و قال اوسنے
کہ ہوتی ہی بات بات مین وہان غضب اکھاڑ اور پچھاڑ پیدا

نہ ہٹ سہانیسے مردمانکے نہ ہل ملانیسے آسمانکے
بکوئے جانان جگہہ کر اپنی دلا قدم گاڑ گاڑ پیدا

عروس مضمون لا اٹھا دے طلسم پردے سے کچھہ دکھا دے
کی اس زمین مین جو تو نے رآفت نئی روکی یہہ آڑ پیدا

میان معشوق و عاشق اب ہے عجب ہی ناز و نیاز پیدا
ادھر ہی جیسا نیاز پیدا ادھر ہی ویسا ہی ناز پیدا

یہی تو بس عشق کا مزہ ہی اسی مین کچھہ لطف ہو رہا ہی
یہان ہی الفت کا سوز پیدا وہان ہی نفرتکا ساز پیدا

تمہارے رونیڈے یہی ہی خدر لیس اخچشم تر یہی ہی
جو ہمنے مخفی کیا ہی دلمین کہین نہووے وہ راز پیدا

جلونکو جسنے گلا دیا ہی گلونکو جسنے جلا دیا ہی
تمہارے مضطر کی آہ مین ہے یہہ پھر سوز و گداز پیدا

کیا ہی عالم نے خرق خرقہ کی اور دستار تار تار اب
یہہ برق آسا ہوا ہی پردے سے کونسا عشوہ ساز پیدا

جو اعتدال آپکے ہی قد مین کروڑ مین لاکھہ مین نہ صد مین
کسیکو کوتہ کیا خدا نے کیا کسیکو دراز پیدا

تمہونکو دیکھے سے ایک جلوہ نظر پڑے ہے ہمین خدا کا
یہہ سچ ہی کیا جانتے حقیقت اگر نہ ہوتا مجاز پیدا

شہود تیرا اے چشم سر ہو ہر ایک ار کا نہین میسر
حضور رآفت کو ہووے یارب یہہ درمیان نماز پیدا

غزل پڑھہ ایک اور عاشقانہ بدلکے حرف روی کو رافت
بزمرۂ عاشقان ہوا ہی بڑا ہی تو عشقباز پیدا

بہجر امید وصل کیا ہو یہان تو ہر دم ہے یاس پیدا
بغیر حرمان و نا امیدی نہین ہی کچھہ اپنے پاس پیدا

ہوا خطِ سبز پر تمہارے جو زہر کھا کر ہی ای پیارے
ہوئی ہی کیا سبز سبز دیکھو مزار پر اسکے گھاس پیدا

دکھائین زلفین جو اپنی اوسنے شبِ دو شنبے کا وعدہ سمجھا
عجب طرح کا دل اپنا یار و ہوا ہی ایما شناس پیدا

سرور کس شکل اوسکو آوے شبِ خوشی کیونکہ یہہ دکھاوے
ہوا ہے روزِ ازل سے اپنا دل حزین تو اداس پیدا

پہنتے ہین گاہ سرخ جوڑا کبھی ہی گیا ہی گہے وہ دھانی
فریب دینے کو دل کے کرتے نئے نئے ہین لباس پیدا

یہہ یادِ جانان ہی یا بلا ہی کہ جسنے دلکا یہہ حال جرا ہے
کہ ہوش اڑ جاتے بس ہین ہین جو ہوتے ہین ٹک حواس پیدا

ہنین معانی ہین رکھتین لاکھون کروڑ نکتے بنظم لاوین
ولے کرین کیا نہ نکتہ رس ہی نہ کوئی معنی شناس پیدا

بدل قوافی کو اور مطلع لکھو نہین رافت اگر قلم سے
تو دست بستہ ہون لاکھ مضمون ابھی مرے آسپاس پیدا

یہہ عالمِ اضطراب ہمکو بعشقِ جانان ہو کاوش پیدا
کہ نالہ پر خروش جاوے تو آہ ہو دل خراش پیدا

یہہ کسکی آنکھونکا تھا تصور عدم مین ہمکو ہی صد تحیر
جو شکل بادام دل ہوا ہی ازل سے اپنا دو قاش پیدا

چھپلک کے منہہ جسکو تمنے مارا وہ چھپ گیا ہی جہان سے ایسا
کہ ہوتی ہی بس نہین ہی ہا ہی ہی کسی طرح اسکی لاش پیدا

غم اوسکو وہ غم کو کھا رہا ہی ہو تشنہ آنسو بہا رہا ہے
فقیر و قلاش کی ہمارے عجب یہہ کی ہی معاش پیدا

مین جسکا بندہ اوسیکا تو ہی تو جسکا بندہ اوسیکا مین ہون
کیا خدا نے مجھے تجھے ہی دلا عجب خواجہ تاش پیدا

مریضِ غم کی تیرے عیادت کرے کوئی کیا عجب ہے حالت
کہ قوتِ ضعف لاغری کا سے ہے آپ پنہان نگراش پیدا

تو رافتا شاعر کہن ہی غزل بدل قافیے کو پڑھ پھر
نئے نئے ہونگے لاکھ مضمون جو تونے کی ہی تلاش پیدا

گلا نہ کیون کاٹ مر رہین ہم کہ ہان ہو خاک اختصاص پیدا
کئے ہین عاشق انہونے اتنو گلی گلی خاص خاص پیدا

نہ دل چھٹا ہی نہ جی چھٹا ہی نہ تن چھٹا ہے نہ سر چھٹا ہے
کمندِ کاکل سے تیرے مجھکو نہین سرِ مو خلاص پیدا

جو خون کیا تونے میرے جیکا تو خوف رکھتا ہے کیون کسیکا
کہ کوئی ای قاتل جفا جو ہو گا پھر قصاص پیدا

خواص پنہان عوام پیدا ہوئے بعدِ رسولِ اکرم
ظہورِ مہدی سے کر الٰہی عوام پنہان خواص پیدا

چھپے سے انکو ہمین دکھاتا ہوا کوئی شخص آہ ایسا
نہ خاص پیدا نہ عام پیدا نہ عام پیدا نہ خاص پیدا

یہہ قافیہ مہملہ ہی آفت اسے تو کر معجمہ غزل پڑھہ
عوام دین داد یا نہ دین تو ہوا ہی پہر خواص پیدا

ہون زلف و گردنکی تیری اگل جو ٹک سواد و بیاض پیدا
جو ناقہ لیلی کا آن نکلا بدشت مجنون تو پھر کہون کیا
تمہارا دیوانہ بال کھولے مقیم صحرا ہے یونکہ کی ہی
جو عہد توڑو تو دور کیا ہے جو قول چھوڑو تو کیا گلا ہے

تو سمجھین ہین پیش چشم ہر دم طرح طرح کے ریاض پیدا
کہ وہ ہین تار نگاہ مجنون ہوا بشکل ایاض پیدا
برائے پوشش گلیم پیدا ہے افرش ک اراض پیدا (راستہ) (قالیچہ)
کہ آپکی شکل سے تو پیارے ہے صورت انتقاض پیدا

غزل بدل قافیہ سنا دے جلا ہے تو ہمکو بھی جلا دے
کہ تیرے شعر و سخن مین آفت غضب ہے کچھ امتضاض پیدا (جلجانا)

ہو دلکو کیا انبساط پیدا جو وصل کی ہو صراط پیدا
کیا تھا کیون اختلاط پیدا جدا جو ہونا تھا تمکو پیارے
ہو دلکو کیونکر نشاط پیدا نہین ہے آرام جان وہ بر مین
کرا سے ٹک احتیاط پیدا دلا یہہ دنیا ہی سم قاتل
نہین ہے گھر مین رہاط پیدا تمہارے عاشق کے خر تعشق
ہو کیون نہ دلکو خباط پیدا جو دیکھین تجھکو نہ ای پریرو
کر اس مژہ کی خیاط پیدا جو ٹانکے جراح زخم دل کو

جو وصل کی ہو صراط پیدا ہو دلکو کیا انبساط پیدا
جدا جو ہونا تھا تمکو پیارے کیا تھا کیون اختلاط پیدا
نہین ہے آرام جان وہ بر مین ہو دلکو کیونکر نشاط پیدا
دلا یہہ دنیا ہے سم قاتل کرا سے ٹک احتیاط پیدا
تمہارے عاشق کے خر تعشق نہین ہے گھر مین رہاط پیدا (اسباب)
جو دیکھین تجھکو نہ ای پریرو ہو کیون نہ دلکو خباط پیدا
جو ٹانکے جراح زخم دلکو کر اس مژہ کی خیاط پیدا

روی مین کر کر نقاط پیدا سنا غزل اور بھی تو آفت
سنا غزل اور بھی تو آفت روی مین کر کر نقاط پیدا

بجانب غیر آپنے جو کیا ہی ہر دم لحاظ پیدا
عجب نصیب اور عجب ہے قسمت عجب ہین بخت اس دل حزین کے
فدا ہین با تو نپہ ہم جنونکی عجب مزہ ہے کہ بس اُنھونکی

خدا کرے اوسکے اور تمہارے ہو درمیان سو کظاظ پیدا
ہجوم غم چار سو سے ہووے ذرا ہو فرح کماظ پیدا
نہین زبانسے ہمارے حق مین بغیر سنم و غطاظ پیدا
(گالی سخت لڑائی)

روی بدل پھر غزل سنا دے تو طبع کا زور ٹک دکھا دے

کہ بازوئے فکر مین ہی رافت تیرے بقوت غلاظ پیدا

ملاپ ہین تیرے انکے ہووے نہ صورت انقطاع پیدا
شب وصال آئی تو نہین ڈر ہووے روز وداع پیدا

الہی ہمنین وہ ملے ہین ہی رات تھوڑی بہت گلے ہین
نہ صبح کی ہو بیاض ابھی اور نہ مہر کی ہو شعاع پیدا

کہے دن آنیکو شب ہو مانع نہ جائے یہہ اور نہ یہان وہ آوے
میان لیل و نہار یارب یہہ حشر تک ہو نزاع پیدا

سر اوسکے زانو پہ دھر رہا ہون ولے وہی خوف کر رہا ہون
وہ جائیگا گھر تو جاؤنگا مر یہہ ہوگا مجھکو صداع [دردسر] پیدا

یہہ شب ہی جبتک ہے بادہ خواری کا ہی اتنی پھر اوسکے بعد خواری
بھریگا صاع حیات اوسیدم ہوا جو خور کا صواع [جام] پیدا

نئے نئے قافیون مین رافت اسیطرح ریختے لکھے جا
کہ تیرے ذہن رسا ہی تیرے سخن سے ہے اختراع پیدا

بکنج تاریک غم ہی کیا ہی ہی عشق کا دلمین داغ پیدا
چراغ کی احتیاج کیا ہی ہی گو ہر شبچراغ پیدا

جو سیر گلزار دیکھنی ہو تو دیکھ لو آکے بے تکلف
کیا ہی کھا کھا کے گل کینے عجب ہی سینہ پہ باغ پیدا

جو ہمکو پروانہ ہو کسیکی تو سبکو پروا ہو پھر ہماری
جہا نمین تب ہو فروغ پیدا جو اسطرح ہو فراغ پیدا

چمک پہ جگنو کی بس تمہارے موئے ہین جو جو کہ ای پیارے
عجب ہے کیا خاک سے انھونکی ہو گوہر شبچراغ پیدا

جو جی گنواوے وہ تکو پاوے وہ پاوے جی جو گنوا دے تمپر
ملاپ کا آپکی عجب ہے کیا ہی تمنے سراغ پیدا

بگوشہ چشم مستعار اب نگہ نہین سوئے باغ کرنا
تمہارے شیدائے زلف نے اب کیا ہی ایسا دماغ پیدا

جو کھینچکر آہ جل گیا ہی یہہ خاک کا اوسکی ماجرا ہی
گیے نمودار وہان ہی گلخن گیے وہان ہی اجاغ پیدا

اوسی سے دوزخ بہشت سب ہین اوسی سے خوب اور زشت سب ہین
ہوا ہی طاؤس جسسے ظاہر کیا ہی اوسنے ہی زاغ پیدا

غزل بدل حرف قافیہ پڑھ چمک کے مضمون ہون حسین رافت
بمحفل شاعران ترا ہی فروغ مثل چراغ پیدا

اگر ہو پردیسے برق آسا وہ عارض صاف صاف پیدا
تو شور و غوغا بربع مسکون ہو قاف سے تا بقاف پیدا

عجب محبت کا کھیل دیکھا کہ جسمین باہم نہ میل دیکھا
ادھر سے میل طبیعت اپنا ادھر سے صاف انحراف پیدا

جو نامے پرنامہ لکھ کرین روانہ رقیب کو وہ
تو شکل خامہ جگر مین غمسے نہ کیون ہو اپنے شگاف پیدا

جو جلوہ آرا ہو روز و شب تم تو کیون نہ عالم کے ہوش ہو گم
کہ دنکو ہو انکساف پیدا ہو راتکو انخساف پیدا

کوئی کہے حور کی ہی چشم اور کوئی کہے نور کا ہی روزن
ہوا سے کپڑا اگر الٹ کر ذرا کسیکی ہو ناف پیدا

کوئی ہی خکا تیرے دیوانہ کسیکو زلفونکا تیرے سودا
میانِ اسلام و کفر ہووے نہ کسطرح اختلاف پیدا

کہین ہی قصہ کہین ہی جھگڑا کوئی کٹے ہی کوئی مرے ہے
تمہارے رخسار صاف پر ہی جہا نمین اک مصاف پیدا

نہ کیونکہ بھونچال ہو جہانمین ہو ریزشِ خون زمین مانین
تمہاری ابرو کی زہر دادہ دو تیغین ہین بغلاف پیدا

نئے قوافی مین شعر بازی دقیق مضمونکی کیجے رافت
نکات اشعار مین خدا نے کیا تجھے موشگاف پیدا

کیا ہی خلاق نے تمھین بس یہہ کہ خوبی مین طاق پیدا
کہ آپکے بال بال مین ہی خلاق پیدا خلاق پیدا

مطلع دیگر

نہ کیونکہ گردونِ دون سے ہووے نفاق بعد از وفاق پیدا
کہ پہلے واوِ وفاق اسمین ہی بعد نون نفاق پیدا

فلک کرے نجم اپنے قربان ملک کہے نور حق ہی خشان
نقاب رخ سے اگر الٹ کر کسیکا ہووے ہلاق پیدا

مثال گردون تو اوسکی کیا دون جو وصف لکھون تو کیا لکھون
کہ جسکی قدرت کا ایک آیہ ہی چرخ نیلی رواق پیدا

تھین مینتین لاکھ لاکھ اٹھائین کروڑ منتین تھین مانین
سو وصل کی آج شب ہوئی ہی پس از ہزار اشتیاق پیدا

کہین الٰہی سحر نہووے جدا وہ نورِ نظر نہووے
جو حشر آوے تو آوے لیکن نہ کیجو روزِ فراق پیدا

عدو نہ کیون داغ رشک کھاوے عرق عرق ہو شرم سے اب
کہ شہرۂ شعر تیرا رافت ہے ہند سے تا عراق پیدا

سنا دے حرفِ روی بدلکر غزل تو ایک اور بھی کہ رافت
کیا ہی اس فن مین حق نے تجھکو عجب ہی یکتا و طاق پیدا

بن اوسکے ہمکو درون بِرون ہو قرار و آرام خاک پیدا
کہ سینہ ہی پارہ پارہ پنہان گریبان ہی چاک چاک پیدا

نہ چین اٹھتے نہ بیٹھتے کل نہ صبر و آرام چلتے پھرتے
ہی دل کے ہاتھو نسے ناک مین دم ہوا یہہ دردناک پیدا

جو روے یکدم یہہ چشم پرنم تو جوش زن ہووین اسطرح ہم
کہ آب ہی آب ہووے ہمدم سمک سے لے تا سماک پیدا

نہ سدھ طعام و شراب کی ہی نہ خواب و آرام ہی الٰہی
نہ جی ہی کیون ٹکٹکی سی دلمین ہوئی ہے یہہ کسکی تاک پیدا

غزل قوافی بدل سنا دے تو اور بھی رافت اس زمین مین
کہ تیرے ہے زور شاعری کی عجب ہی عالم مین دھاک پیدا

ہمیں ہے سودا دل لگے نہ اسکا ہی دلمین جسکے کہ لاگ پیدا
وہ اسطرف بھاگ بھاگ آوے ہون اپنے یار یہہ بھاگ پیدا (نصیب)

کسیکی الفت نہو کسیکو الٰہی لگا لگے نہ جی کو
ہوئی ہی جیسے کہ لاگ پیدا ہی دلمین اپنے اک آگ پیدا

نہ کیون ہو بیزار زندگی سے گذرتے اس شک مین ہین جی سے
کہ اونکی کاکل سے ناگنی نے بس کیا ہی کیا کیا سہاگ پیدا

خیال مطرب بجے ہین رو رو جو نوحہ گر ہو وین مضطرب ہو
صدائے اقرنا مین تو ہمارے عجب طرح کا ہو راگ پیدا

نہین ہے روئے عرق فشان پر کسیکی زلف سیاہ رافت
ہوا ہے یہہ اوسکے چاٹنے کو خدا کی قدرت کا ناگ پیدا

نئے قوافی مین پھر غزل پڑھ کہ کہنہ مشاق ہی تو رافت
بجان عشاق تازہ ہوتی ترے سخن سے ہے لاگ پیدا

مطلع اول

چبا چبا کر ہی پان کسنے کیا دہن لال لال پیدا
کہ غنچہ سان جی ہی جی مین خون پی ہوئے بدل صد ملال پیدا

مطلع دوم

بلائے جان زلف ہی کا انکے ہوا تھا کیا بال بال پیدا
نمود خط ہو چلا تو اور ہی ہوا ہی جس کا وبال پیدا

مطلع سیوم

خدا ہی جانے یہہ کس پری کا ہوا ہی دلمین خیال پیدا
کہ دم مین دم ہی نہ جانمین جان ہے ہوا ہے ایسا ملال پیدا

اکڑ کے شمشیر لیکے چلنا نکالنا جی ہی جب نکلتا
کرین ہین نام خدا وہ ابتو نئی نئی چال ڈھال پیدا

وہ دل لبھانا وہ جی اڑانا یہ رہتی قاتل یہہ قہر دیکھو
قدم قدم پہ کٹے ہین لاکھون اب اسنے کی ہے چال پیدا

باب تیغ اپنے تشنہ لب کو تو سیر کردے کہ اس مزے کا
نہوگا آب حیات پیدا نہوگا آب زلال پیدا

گھمنڈ کیون حسن پر رکھو ہو غرور جوبن پہ کیا کرو ہو
سنا یہہ تمنے نہین کہ ہر اک کمال کو ہی زوال پیدا

برائے صید طیور جانہا ہوا ہی تیار دام و دانہ
نہ خال اس رخ پہ ہی نمایان نہ زلف ہے وہ نہ خال پیدا

بدل کے حرف روی غزل پڑھ اک اور بھی حسب حال رافت
بفن اشعار عاشقانہ کیا ہی تونے کمال پیدا

جہان کہ کوسون ادھر ادھر کو نہین ہی انسانکا نام پیدا
اس آہ صحرائے لق و دق مین کہا ہی لئے مقام پیدا

بغیر رخسار و زلف جانان قرار و آرام ہمکو یاران
نہ شام پیدا نہ صبح پیدا نہ صبح پیدا نہ شام پیدا

کچھ ایسی اٹکھیلی سے چلین ہین کہ زیر پا لاکھون دل ملے ہین
شہید نازِ تغافل اپنے کرین ہین وہ گام گام پیدا

تک اتو کوٹھے پہ چڑھکے دیکھو اٹھی ہین لاشین زمین سے پر خون
نشانِ جان دادنِ شہیدان ہنوز ہی زیر بام پیدا

ہزار شیشو مین اک پری ہی ابو ہم و ادراک پر پری ہی
عجب عجب رنگ و عکسِ بادہ ہی دیکھلو جام جام پیدا

بدردِ تنہائی مرگیا جو خدا کی قدرت یہہ ہا پہ دیکھو
کہ نعش پر اوسکی ہو رہا ہی عجب ہی اک اژدہام پیدا

جفا سے تونے جسے ہی مارا نشان تربت تو اوسکا ہنوا
کہ درمیانِ انام تیرا وفا مین ہو کچھ تو نام پیدا

چھپا ہی پردہ مین تو سو تجھپر یہہ مرمٹین ہین ہزارون عاشق
ہی رگ نہ ریشہ نہ بال پٹھا نہ اونکا لحم و عظام پیدا

چھپا نہ مضمون دلمین رافت غزل بدل قافیہ تو پھر پڑھ
کلام تیرے سے تاکہ ہووے جہانمین اک فیضِ عام پیدا

ہزار پردو مین جو ہی پنہان ہی اسکا جلوہ ہر آن پیدا
جو اوجھل آنکھون سے ہو رہا ہی اوسیکا ہی دلمین دھیان پیدا

مطلع ثانی

عیان ہی نام خدا وہ جگہ مین نہین ہی جسکا نشان پیدا
کہین ہین جسکو کہ بے نشان ہی اوسیکی ہی سب مین شان پیدا

نہ کل ہی اک پل نہ چین اک دم نہ صبر لحظہ نہ ہوش لمحہ
گھڑی وہ تھی کونسی کہ جسمین ہوا ہزار خستہ جان پیدا

بہار کفش پر رخانکی ستارگانکی نہ پائے ہر گز
جلو کو اکب سے اپنی پھر پھر کرے ہزار آسمان پیدا

نگاہ قاتل کی تیغ بران بلا ہی لیتی وہ سنگ سرمہ
نہ ایسی شمشیر ہی جہانمین نہ اسطرحکی ہی سان پیدا

یہہ آرزومند وصل کی ہی تمھاری حالت کے سب ہین حیران
نہ جسمین آثارِ زندگی ہین نہ موت کے ہین نشان پیدا

جھپک کے مژگان بلا رہا ہی وہ جسکو کیا کیا ابھار رہا ہی
براتِ عاشق بشاخ آہو منا تھا سو ہے اس آن پیدا

جو کچھ ہے تجھمین نہین کسیمین نہ حور مین ہے نہ ہی پری مین
یہہ قد یہہ خد یہہ ادا و عشوہ یہہ چھب یہہ غمزہ یہہ آن پیدا

اٹھا نہ دل رافت اس زمین سے تھا قوافی نئے نئے پھر
تیرے سخن کا ہو تاکہ شہرہ زمین سے تا آسمان پیدا

لگائیں وہ لاکھ زخم دلبر کرون ذرا اگر لگاؤ پیدا
بگاڑ ما فی الضمیر وہان ہی ہو کس طرح سے بناؤ پیدا

جو ہاتھ پر ہاتھ مار کر تم گئے تھے وہ قول تو بھلائے
لپٹ کے ہم تم بطرز پھر گر کرین باہم ربط آؤ پیدا

جھپک کے مژگان جو بھون ہلادین تو خنجر و تیغ وہ لگادین
ہو زخم پر کیون نہ زخم ظاہر ہو گھاؤ پر کیون نہ گھاؤ پیدا

نئے نئے کیون نہ دل پہ ہون غم کہ وہ کرین نو بنو ہین ہر دم
بناؤ پیدا سنگھار پیدا سنگھار پیدا بناؤ پیدا

نہان ہین ارمان جو ابھی ظہور مین لاکھ ہین کہ انکو
جو انکو دیکھا امنگ پر ہے ہوئے ہین سو دل مین چاؤ پیدا

محیط غم مین پڑے ہین ایسے کہ اپنا اللہ ہی ہیگا بیلی
نہ جب کے کچھ گھاٹ کا ٹھکانا کہین نہ جس مین ہے ناؤ پیدا

لگی ہی کمبخت لاگ ایسی جہان کا یہہ حال ہی عزیزو
لگے ہی لاکھون طرح کی تہمت کرین ذرا اگر لگاؤ پیدا

ابھی سے رافت نہ دل اٹھاؤ غزل تم اک اور بھی سناؤ
ردی پر اس طور سے بٹھاؤ کہ ہووے جس سے داؤ پیدا

کبھی ہی سینے مین درد پنہان کبھی لبون سے ہے آہ پیدا
کسیکے دل مین کسیکی یارب نہ کیجیو ہرگز تو چاہ پیدا

ظہور فرما جو تجھکو دیکھین گلی گلی کوچہ کوچہ گھر گھر
تو داغ اپنے یہہ دل پہ ہووے نہ کیونکہ اے رشک ماہ پیدا

جو سبزۂ خط پہ زہر کھا کر اُٹھون جہان سے مین کھا اُٹھا کر
تو سبزہ اپنے لہلہا کر مزار پر ہو گیاہ پیدا

جفا رسیدہ ہمین نہین ہین اُنھونکی فریاد ہر کہین ہی
جدہر کو جاتے ادہر کو ہوتے ہزار ہین دادخواہ پیدا

کرین جو نالے اثر نہین ہی مرین تو اوسکو خبر نہین ہی
کسیکا محبوب ایسا یارب نہ کیجو غفلت پناہ پیدا

نہ ماہ تارو نہین یون نمایان نہ مہر ذرو یون نہین درخشان
بفوج خوبان دہر تم تو ہوئے ہو اک طرفہ شاہ پیدا

چھپاؤ نی حسن کی دکھاتے وہ برق وش ہین چمک چمک کے
کہ دم مین مخفی ہین دم مین ظاہر ہے گاہ پنہان و گاہ پیدا

اٹھا اٹھا کوہ درد ہجران ہوا ہی گھٹ گھٹ کے لاغر ایسا
کہ تیرے کاہیدہ تن کا تن ہی بصورت برگ کاہ پیدا

اوسی سے ہے انتظام عالم نمود عالم قیام عالم
تجمل و جاہ کے سبب پر ہے شاہ پنہان سپاہ پیدا

غزل بدل قافیہ سنا کر ایک اور رافت خموش ہو جئے
عجب طرح کے ہین آپ شاعر ہوئے بفضل اِلٰہ پیدا

نہ کوئی ہمراز ہی نہ مونس نہ اپنا ہمدرد ہائے پیدا
نہ کیونکہ اس غم سے جی ہو بیکل زبان سے ہووے وائے پیدا

سہین یہہ دردِ فراق تا کی جو اسے چھوڑین تو ڈھب نہین ہے
تب در و لبسے جو جی ہو سوزان تو کیون نہو چشم زار نالان
وہ نکلے پردے سے کیونکہ باہر کہ ہووے دیدار کب میسر
کچھ اب ہی لگا نہین لگا یا قدیم سے ہے ہمین یہہ لپکا
رکھے سرو کار رات و دن جو تجھ سے وہ اور کچھ تیرے بن
تمہارے دیدار بن جو روے وہ اوسی طلب مین جان جو کھووے

جہان کہ چھپ جائین جا ہی ہے کہین نہین ایسی جاے پیدا
جو غمکو مین کھاؤن دلمین پنہان تو غم مجھے کیون نہ کھائے پیدا
کہ بطن مادر سے بس جو دلبر ہوا ہی ہو نہہ چھپائے پیدا
کسی سے روزِ ازل سے اپنا ہوا ہے دل دل لگائے پیدا
نہ پائے ظاہر نہ پائے باطن نپائے پنہان نہ پائے پیدا
تو گور سے حشر مین بھی ہووے باین دعا ہاتھ اٹھائے پیدا

مؤرخ و نکتہ سنج یکتا وہی ہی رافت بنظم ہما
ہین جسمین یہہ ہوش طبع پیدا یہہ عقل یہہ فہم رائے پیدا

للہ الحمد والمنہ کہ این غزلیات مسمّٰی بعقد پروین باہتمام
جناب فیضمآب قاضی دین رحیم و حلیم عبد الکریم صاحب
و جناب قاضی رحمۃ اللہ صاحب سلمہم الوہاب
در مطبع نامی گرامی فتح الکریم
از نور طبع منوّر
گردید

تاریخ ۲۸ ماہ رجب سنہ ۱۳۰۷ ہجرے

الٰہی بیامرز این ہر سہ را مصنّف و طبّاع و خوانندہ را
کتبہ وفا

دیوان دویم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آہ چلّائے ہی بہ رہین دلِ مضطر اپنا
شہرۂ عشق نہ کسطرح ہو گھر گھر اپنا

ایک شعلہ سا میرے تن مین بھڑک اُٹھتا ہی
مُنہہ چھپا لیتا ہی جسدم وہ دکھا کر اپنا

اور ارمان نہین جی مین مگر یہہ ہی کہ یار
جئین جبتک یہ ہے چوکھٹ پہ تیری سر اپنا

اپنی تقدیر کی خوبی ہی کہ کوئی تدبیر
یاد ایسی نہین جس سے ہو وہ دلبر اپنا

اندنون آئے ہوئے ہوش جو جاتے ہین اُڑے
خیر ہو لیکے گیا خط ہی کبوتر اپنا

امن مین صدمۂ کونین سے کیونکر نہ رہین
دین و دنیا مین وسیلہ ہی پیمبر اپنا

ابھی چپ ہوجے نہ رآفت کہ بہ تبدیلِ ردیف
پڑھئے شعر اور بھی دل تا کہ ہو خوشتر اپنا

ردیف ب

بندہ مرجائیگا تم جاؤ گے جو گھر صاحب
کہئے جانے کی نہ کیجے مجھے مضطر صاحب

بیٹھئے یہان سے نہ قصد اٹھنے کا کیجے کہ میرے
درد اٹھے گا ابھی دل کے برابر صاحب

باندھکر کیون ہو کمر چلنے کو تیار ہوئے
کچھ خبر ہی کوئی رہجائیگا مر کر صاحب

بن تمھارے کوئی گھر دیکھکے خالی خالی
مفت جی کھوئے گا بس آہ ہی بھر بھر صاحب

بات جانے کی نہ کہئے کہ مین مرجاؤن گا
ذبح کو میرے ہی تکبیر سے اکبر صاحب

بس چلے کچھ بھی گر اپنا تو یہی جیمین ہی بس
کہ نہ جانے دون تمھین یہان سے مین دم بھر صاحب

بانکپن سے کج و واکج نہ چلو بر پا یون
ہر قدم پر نہ کرو فتنۂ محشر صاحب

بخدا شعر میرے اور بھی رافت سے تم
سنئے ٹک دھیان لگا بیٹھکے ملکر صاحب

ردیف پ

پہلے گردن پہ میری پھیرئیے خنجر کو آپ
جائیے شوق سے پھر اپنے میان گھر کو آپ

پاس بدنامی ہی تو پاس نہ بیٹھو لیکن
اوجھل آنکھون سے نہ رکھو دلِ مضطر کو آپ

پاؤ گے صاف موا آکے جو پھر دیکھو گے
میرے بالین سے خدا کے لئے مت سرکو آپ

پھر نہ آؤنگا یہہ کہتے ہو جو تم ہو کر گرم
آگ دون کیون نہ لگا اپنے مین پھر گھر کو آپ

ٹپک وہان اوسکے بچھونے پہ گری پانکی سرخ
لگ اوٹھا شعلہ یہان لو میرے بستر کو آپ

پھندے تیرے مین پھنسا طائرِ دل ہوبے پر
دام مین لائے طمع دل کے کبوتر کو آپ

پانچ سات اور بھی اشعار ردیفِ نو مین
رافت اب دیجے سنا اس دلِ ششدر کو آپ

ردیف ت

تم رقیبون سے ہم کاٹو ہو خوش تر دن رات
ہم نگہبانی دلمین ہوئے مضطر دن رات

تجھبن آہین ہین میری صور کی صورت گویا
صدمۂ حشر رہے کیونکہ نہ دلپر دن رات

تپ ہجران کی یہہ گرمی ہی درونِ سینہ
کہ پڑا جلتا ہی اپنا تن لاغر دن رات

تیرے رخسار پہ اور زلف پہ جو کوئی ہی عشق
اوسکو بیہوشی کے باعث ہی برابر دن رات

تم نے دانتون پہ دھواندھار جمائی جو مسی
یہہ بلا آئی کہ اندھیر ہی ہم پر دن رات

تو بہ تیری بھی عجب طور کی ہی اے رافت
لب پہ انکار ہی اور دلمین ہے ساغر دن رات

مجھکو رافت ہی اگر عشق تو پڑھ درد کے شعر
بیٹھا اس شکل سے کیون رہتا ہی ششدر دن رات

ٹکڑ

ٹکڑے دل ہوگیا گیاے تیرا لاغر کروٹ
اوسی کروٹ ہی گیا تو جو دلا کر کروٹ

ٹوٹا ہی بار الم یہہ تیرے بیمار پہ آہ
کہ وہ بدلے ہی تو سو رنج سے لیکر کروٹ

ٹاٹ ہی پوشش عشاق خورش برگ گیاہ
بستر اوہان ہی جہان خار ہی ہر کروٹ

ٹالکر مجھہ کو بچھونے سے اٹھاتا ہی جو آج
گرم کرنی تجھے کہہ کس سے ہی دلبر کروٹ

ٹانکے زخمون کے وہین ٹوٹے ہین چٹ چٹ تقلق
لیتا ہی جبکہ تیرا زخمی مضطر کروٹ

ٹک خبر لیجئے تو اے رأفت بیمار کی آہ
اوسکو لیتے ہوئے مشکل ہی بہ بستر کروٹ

ٹک سنا اور بھی اشعار پڑا کیون ہی نڈھال
لیکے اے رأفت زار آج تو دم بھر کروٹ

ردیف ث

ثابت الفت ہوئی پھر قید یہہ ہمپر ہی عبث
پھاڑ کر کپڑے بیابان کو چلین گھر ہی عبث

ثمن ناز بتان ہووے تو ہو ورنہ میرا
دل عبث جی ہی عبث تن ہی عبث سر ہی عبث

ثانی یار نہ پاؤگے دلا عالم مین
سو بسو بہر تلاش آپ کا چکر ہی عبث

ثالث اور اک خلل پڑ نہ کہین ہو جاوے
درمیان میرے تیرے یہہ دل مضطر ہی عبث

ثمر عشق ہی ٹوک اسکو نہ رأفت ہر بار
لخت دل آیا نہین اپنی مژہ پر ہی عبث

ثوب الفاظ دگرگون تن مضمون کو پہنا
رأفت شعر کے کہنے مین تو شستہ ہی عبث

ردیف ج

جان تن مین یہہ کسی بن میری مضطر ہی آج
کہ کسی آن نہ کل چین نہ دم بھر ہی آج

جو وہین آپکی شمشیر نے جوہر دکھلائے
جامۂ تن میرا کیون خون سے احمر ہی آج

جشن کا روز ہی منہہ دیکھین رکھہ آئینہ کہ یہہ
درمیان میرے تیرے سدّ سکندر ہی آج

جانب یار سے شاید کوئی آوے اپنا
ہو گیا خانۂ تاریک منوّر ہی آج

جم گیا خون دل زخم رسیدہ بدلت
تو وہ نادان چھٹا بے ہوئے ششدر ہی آج

جان و صبر و خرد و ہوش و حواس و تسکین
سب مین کچھہ کچھہ ہی خلل حال یہہ ابتر ہی آج

جور جانان کا بیان کیجئے کیا ای رافت
ایک آفت ہی کہ برپا میرے دل پہ ہی آج

ردیف
جی مین ہی اور غزل کہئے بہ تبدیل ردیف
کہ فن شعر مین کون اپنے برابر ہی آج
ج

چاک سے داغ کھلا جو دل مضطر کے بیچ
چمن نور کھلا وا چھڑے کیا گھر کے بیچ

چین ہی تب ہی تلک آپ ہین گھر مین جبتک
تم جو سر کے تو اٹھا درد وہین سر کے بیچ

چشم اُسکے قدِ موزون پہ فلک دیکھہ کہین
نرگس حُسن عجب ہی یہہ صنوبر کے بیچ

چال ڈھال آپ کی سی کبک دری کب پاوے
لاکھہ سر مارے پھرے کوہ کے اور بر کے بیچ

چاہ مین ساقیِ کوثر کی تو ہی ای رافت
تیری قسمت کا بھی تا جرعہ ہو کوثر کے بیچ

ردیف
جنکے مضمونِ تعشق غزلِ تازہ سُنا
رافتا پڑھہ بہ ردیفِ نو و خوشتر کے بیچ
ح

حضرت وصل مین پرآن ہوئی یہان سر سے روح
حیف ہی ہجر مین نکلی تنِ مضطر سے رُوح

حکم یکبار نو کرنا کہ مین آ دیدہ کرون
تا بہ لحظ او بت ترسا میری یہان تر سے رُوح

حشر تک وُہ نہ مرے جو کہ تیرا لب چوُسے
نکلے ممکن نہین اوسکے تنِ لاغر سے رُوح

حرکت یہان سے نگر گھر سے نجا باہر جان
کہ میرے تنکے نکلجائیگی اندر سے رُوح

حال بیتابیِ دل لکھہ نہین سکتے رآفت
کانپتی جسم مین اوس شوخ کے ہی ڈر سے رُوح

ردیف
لکھہ بہ تبدیلِ ردیف اور غزل بھی اِس جا
رآفتا کہتی یہی ہی دل ششدر سے رُوح
خ

خونِ فصد اوسکے سے وہان جو ہوا نشتر ہی سُرخ
یہان رگِ جانکے لہو سے تن لاغر ہی سُرخ

خدِ گلگون کے تصوّر مین ہون رُوتا تو عجب
حیرت افزا میرے ہر اشک کا گوہر ہی سُرخ

خلعت اشک اُسے کہتے ہین جلبل کے جو آہ
صورتِ شعلہ بدن پاؤن سے تا سر ہی سُرخ

خُم چڑھانیسے نہین چشم شہاب آسا لعل
عکسِ لعلِ لب جانا نسے یہہ ساغر ہی سُرخ

خاک رؤنگا تیرے حال درون کیا کہئے / آتشِ غم سے جگر صورتِ اخگر ہی سرخ
خانۂ یار ہی یا مقتلِ عالم ہی کہ وہان / سقف ہی بام ہی دیوار ہی اور در ہی سُرخ
خواب مین شعلۂ قد کسنے دکھایا رافت / کہ سراپا بدن اپنا ہوا جلکر ہی سُرخ

خار غم جی مین چبا اور لکھون درد کے شعر / اشک خونی سے ورق جون گل احمر ہی سُرخ

در و دیوار سے کیون اپنے نہ یہان برسے درد / پہنچا ایسا ہی ہمین ایک ستمگر سے درد
دست و پا مارتے ہین فرقتِ جانان مین پڑے / آہ اٹھتا ہی یہہ کچھہ دل کے برابر سے درد
دے سنانِ مژۂ یار خلش یون دل مین / جسطرح سے کہ رگِ جان مین ہو نشتر سے درد
دلکو آرام طپش سے ہو تو تڑپے ہی جگر / خانۂ تن ہمی نکلے ہی نہ جس گھر سے درد
دمبدم کیون نہ روان ہووے لہو آنکھون سے / پہنچا ایسا ہی ہی اس عارضِ احمر سے درد
دیکھتا کیا ہی میرے چہرے کی رنگت کہ تیرے / شکل جن عشق کا اُترا نہ میرے سر سے درد
درمیان جانکے رافت ہی سمایا غمِ عشق / تنِ مضطر پہ کچھہ آیا نہین باہر سے درد

دور ہی یار سے بیکل ہی تو لکھہ اور غزل / رافتا کچھہ تو ٹلے تا دلِ مضطر سے درد

ردیف ڈ

ڈھونڈھکر اوسکی خبر لادے ہمین کر نہ گھمنڈ / بال و پر پر تجھے ہدہد ہی عبث کر نہ گھمنڈ
ڈوب جا بحرِ محبت مین ملے تا دُرِ وصل / عشق پر اپنے تو کر اے تنِ لاغر نہ گھمنڈ
ڈر خدا سے نہ جلا دل کہ رہیگا نہ یہہ حسن / اس چراغِ سحری پر تو عبث کر نہ گھمنڈ
ڈنڈ پر اوس دریکتا نے تو باندھا ہی نہین / اسقدر آپ پہ کر اتنا تو گوہر نہ گھمنڈ
ڈاب اوس شوخکو چمڑے کی اُسی کے ہی پسند / پوست پر اپنے کرے کیونکہ یہہ کانگر نہ گھمنڈ
ڈانک کہ بادیکے تاش کے جوڑے چھوڑے / اتنا اس سادگی پر کیجے ستمگر نہ گھمنڈ
ڈول چہرہ کا ہی سب جلوہ گرِ وجہ اللہ / اپنی صورت پہ ہوا اس شوخکو کیونکر نہ گھمنڈ

ڈالکر طوق سکینت بگلو مار نہ دم
اپنی بیتابی پہ کر رآفت مضطر نہ گھمنڈ

ردیف ذ

ڈھب کی انداز کی طرز اپنے کی پڑھ اور غزل
رآفتا ایک تو رکھ اتنا ہنر پہ نہ گھمنڈ

ذکر نام اوسکا کرے جبکو نہ کیون کر ملتذ
ڈھیا نہین جھکے کہ ہو رونگٹا ہر ہر ملتذ

ذوق اوسکے لب شیرین کا اٹھایا دل نے
ذخل کیا ہووے بقند اور بشکر ملتذ

ذات ہے آپ کی جو فیض رسان عالم
لاکے تشریف یہان کیجئے ملکر ملتذ

ذبح ہاتھونسے تیرے ہو وہتو پاوے معراج
واہ کیا بعد فنا ہو دل مضطر ملتذ

ذقن یار کا بوسہ بہ تصوّر جو لیا
ہوگیا کیا دل وجان وبدن وسر ملتذ

ذائقہ جسنے لب یار کا چکھا رآفت
گور مین اور وہ دونا ہوا مر کر ملتذ

ردیف ر

دہن یار نبات اپنا سخن نظم ہے قند
تاکہ ایک خلق ہو رآفت اوسے سنکر ملتذ

روز و شب دل رہے یہان بر مین نکیونکر مضطر
اچپلاہٹ وہ دکھا کر گیا دلبر مضطر

راہ کے روڑونسے رو رو کے پٹکتا ہون سر
مُنہ تو دیکھو کوئی ہو میرے برابر مضطر

رخنۂ درسے جھلک تیری جو گلشن مین پڑے
بیکلی گل کو ہوا اور ہووے صنوبر مضطر

روئے زیبا نہ تیرا پردے سے نکلا باہر
کیون نہ دل اپنا رہے سینہ کے اندر مضطر

رات جب چار گھڑی وصل کی باقی رہی تو
دل وجان جان وجگر چارون ہون ملکر مضطر

رہتا ہے دلپہ قلق کل نہین بیتابی سے
تیرے جانے نے کیا ہے یہہ ستمگر مضطر

راحت اور چین سے کہتے ہین وہ معلوم نہین
یہان تو رہتے ہین غمین روز اور اکثر مضطر

رفتن یار کا سنتے ہی کہون کیا ہے ہے
اور دونا ہوا بر مین دل مضطر مضطر

رآفت اوس شعلۂ رخ پر جو کوئی شیفتہ ہو
وہ پس از مرگ بھی ہو کیونکہ نہ جلکر مضطر

رآفت اک اور غزل درد بھری پڑھ ایسی
دل ہون عشاق کے بس جسکو کہ سنکر مضطر

ڑے نہین آڑ کے حایل یہہ ستمگر ہی پہاڑ
آئینہ توڑ کے ہی سدِّ سکندر یہہ آڑ

ڑے کو اُس آڑ کی کر دور اور آ پاس میرے
آنکھ حلقہ ہی بدر بیٹھہ لگا کر نہ کواڑ

ڑے کو تو چھوڑ کے دے چھوڑ نگہ چھوڑ مجھے
بلکہ خود چھو لپٹ ایسرو تو بنکر اک جھاڑ

ڑوڑا کو چپکا تمھارے ہمین کوکب ہے سعید
عید کا ہمکو ہلال آپکے در کی ہی دڑاڑ

ڑے کی جا ڑے کے لگا نخل زمین شعر کی مین
رافتا پہلے مضامین مگر رنگ سے تاڑ

ردیف ز

زور ہین تیرے گڑے جنگی کہ سنکر آواز
جو مرے سو وُہ کرے آہ کی اکثر آواز

زاری دل اسے کہتے ہین کہ تو بعدِ فنا
گور سے گریہ کی یہان نکلے ہی باہر آواز

زیب دِہ وہ ہی تیرے نام کو لاکر لب پر
پڑا خاموش ہی کیون جوش دلا کر آواز

زور دل دیکھو کہ مقتل مین ہی کیا نعرہ کنان
کرے میدانِ وغا مین ہی دلاور آواز

زار و لاغر تیری الفت کا مرے پر نہ مرے
کہے لبیک بہ گور آپ کی سنکر آواز

زہر کھا کر تیرا شیدائے خطِ سبز مُوا
ہو رہی نوحے کی شب اوسکے جو تھی گھر آواز

زندگی بن تیرے ایجان وبال جان ہی
کہ نہ جنبش ہی نہ حس سانس کی ہی پر آواز

زلف جانان نے جسے مارا ہی جانسے رافت
مر گیا مارے ہی مارے کی وہ کر کر آواز

زینتِ محفلِ عُشّاق سخنگوئی ہی
چُپ ابھی سے تو نہ رافت ہو سنا کر آواز

ردیف س

سر کا قدمون سے تیرے یہہ دلِ مضطر افسوس
ہر قدم کیون نہ کرے ہاتھونکو ملکر افسوس

سانس ٹھنڈی نہ بھرون کیونکہ مین خالی گھر دیکھہ
مجھکو دم دیکے سدھارا وہ ستمگر افسوس

سامنے یار کے موت آئے تمنا ہی یہی
مرون یارب مین جدائی مین نہ کر کر افسوس

ستم تو ہی کہ جو یار تھا ہم بزمِ قدیم
گاہے ماہے نہین آتا وہ میرے گھر افسوس

سرو نازان قدِ موزون پہ ہی اپنے اسکو
کر دیا کیون نہ کھڑا اوسکے برابر افسوس

سنکے جانیکی خبر اوس کی نہ کیون نس بہجائین | دلمین حسرت ہی بھری اور ہی لب پر افسوس
سارے عالم سے جدا ہون تجھے رافت کر یاد | خالی گھر دیکھ کرے آہ ہی یہہ بھر افسوس

ردیف

سو بسو دھوم ہی رافت تیرے اشعار ونکی
پڑھ غزل اپنی تو نادانی یہ مت کر افسوس

ش

شعلہ رو بن تیرے لگتا ہی مجھے گھر آتش | جی مین ہی گھر کو جلا دو ہمین لگا کر آتش
شب و روز آہ مین پھکتا ہون پڑا اُسکے سبب | دل نہین ہی میرے سینے کے ہی اندر آتش
شفقِ سُرخ نہین ہی شبِ یلدا مین نمود | دلکے آہونسے لگی جھمکے اوپہ آتش
شجرِ طور نمط نخلِ وجود اپنا ہی | دی ہی سیناہی کے سینے مین یہان بھر آتش
شاخ و برگ و گل و بارِ چمن اسمین دیکھے | بارہا ہمنے لگاتے ہوئے دلپر آتش
شمعِ رخ کسنے دکھائی کہ یہہ ایذا پائی | لگ گئی اپنے بدن مین ہی سراسر آتش
شالِ سُرخ اُسنے بھبھوکا سی ہی اوڑھی رافت | نکلی تو ہر بنِ مُو سے میرے باہر آتش

ردیف

شعر ایسے ہی دُھوان دھار پڑھا ہی رافت اور
دل حاسد کو لگے جنکو کہ سنکر آتش

ص

صف شکن دیکھے ہی وہ عاشقِ بیسر کا رقص | بسکہ بھاتا ہی اوسے بسملِ مضطر کا رقص
صیحہ و ولولہ و شور و فغان برپا ہی | آج یہان بسملِ مژگان کئے ہی نشتر کا رقص
صفحۂ ہستی سے مٹجاؤ ہمین جون نقش برآب | دیکھون اقلیمِ صفا کے جو سکندر کا رقص
صبح سے شام تلک شام سے تا صبح تلک | دلکو ہی دیکھنے اوس شوخ ستمگر کا رقص
صحنِ جنت مین کرین جیسی کہ حُورین مجرا | ہور ہا باغ مین یون ہی میرے دلبر کا رقص
صاف یون آئے نظر جیسی کہ پریان ناچین | باؤ پر دیکھین جو اُس زلفِ معنبر کا رقص
صید مضطرب بچے نے کرکے اُڑائے پر و بال | مرغ دل کے میرے دیکھو کوئی ہر پر کا رقص
صدمۂ ہجر رقم کرتا ہی رافت پیارے | لوح پر دیکھ تو چل خامۂ مضطر کا رقص

ضد سے اپنے نہ چھپا ای پری پیکر عارض
لاکھہ لاوے گا بلائین میری جانبر عارض

ضر اپنا ہی یہی رخ تو دکھا کر جو چھپائے
اور یہہ ہی نفع کہ دکھلاوے جو چھپکر عارض

ضرب شمشیر ہی وہ جنبش ابرو اسکی
شعلۂ نور ہی اور اوس کا منور عارض

ضحک آفت ہی دہن قہر قیامت ہی قد
چھپ غضب زلف بلا اور ستمگر عارض

ضامنِ طائرِ دل ہین قفسِ تن تو نکال
اوڑ کے آویگا یہین دیجو دکھا پر عارض

ضوءِ شمس اُسکی جبین سے ہی نمایان رافت
لعلِ لب دانت ہین دُر اور گلِ احمر عارض

ضمن ہین طبع کے مضمون تو ہین لاکھون پر لکھہ
رافت ایسے کہ خجل ہووے نہ جنبر عارض

ردیف ط

طور ایسا ہو کہ یون ہمکو ہو دلبر سے ربط
بر کو جون دل سے ہی اور دلکو ہی جون بر سے ربط

طاقت اس غم کی نہین دل کو الٰہی یہہ نہو
غیر پیدا کرے اوس شوخ ستمگر سے ربط

طلعتِ چہرۂ مہوش ہو میسّر کس شکل
منہہ کہان بوسے کا ہووے رخِ انور سے ربط

طائرِ سدرہ اڑے گو تمنّا صد رہ
قدر مو پائے نہ پر جعد معنبر سے ربط

طرب و عیش ہی تب جبکہ یہین پھر پھر آئے
ہووے پیدا یہہ اوسے کچھہ میرے بستر سے ربط

طاعت و بندگی حق ہین وہ رہتا ہی مدام
جو کہ رکھتا ہی بدل ساقیِ کوثر سے ربط

طالبِ جلوۂ حق ہی تو بتون کی کر دید
عشق چاہے ہی تو کر رافت مضطر سے ربط

طعن حاسد پہ نہ جا نظم وہ لکھہ جسمین دلا
رشتۂ لفظ کو ہو معنی کے گوہر سے ربط

ردیف ظ

ظلم یو نہین جو رہیگا تجھے ہم پر ملحوظ
مر مٹین گے تو ہم اسبات سے تو کر ملحوظ

ظاہر آثار یہہ اوسکا ہی کہ غیرون سے ہی پیار
تجھکو خاطر نہین مطلق میری دلبر ملحوظ

ظاہر ایسا نہوا کوئی کہ جیسا ہی تو
دمبدم تجھہ کو ہی مرگِ دلِ مضطر ملحوظ

ظرف دل دیکھتا کیا ہی یہہ نہ دم ماریگا
پھیر گر پھیر نا گردنپہ ہی خنجر ملحوظ

ردیف — ک

قامت یار جو یاد آوے تو موزون بائین
تو بنو اور بنا رافتِ مضطر بفراق

کو بکو ہم پھرین آوارہ و مضطر کب تک
منہہ چھپاویگا بھلا ہمسے ستمگر کب تک

کاش وہ آئے کہ تا دم مین دم آوے اپنے
ہمدمو یاد مین اوسکی رہین ششدر کب تک

کبک گردش مین ہی ایاہ تیرا دیکھہ خرام
کوہ و صحرا مین اوسے دیگا تو چکر کب تک

کفر انکارِ نگار اور ہی اسلام اقرار
زاہدا تو رہے گا منکرِ دلبر کب تک

کیا کہین تلخ ہوئی زلیست ہی کیا جانے وہ شوخ
لب شیرین کی چکھاویگا نہ شکر کب تک

کل نہ لیٹے ہی نہ بیٹھے ہی نہ چلتے پھرتے
یہہ الم دیگا ہمین کہہ تو ستمگر کب تک

کہئے کچھہ حالِ دلِ زار تو کہتا ہی بناز
چپ ہو رافت تو بھراویگا میرا سر کب تک

کرکے موزون غزل تازہ سنا رافت جلد
منتظر تیرا رہے یہہ دلِ مضطر کب تک

ردیف — گ

گرم الفت کی کرے گر تن لاغر کو آگ
تو عجب کیا ہی کہ طرفائے ہی پتھر کو آگ

گذرا وس شعلۂ حسن اپنے کا ہووے جو نہ یہان
تو تمنا ہی کہ لگجائے میرے گھر کو آگ

گورے گورے بدن اور چاند سے مکھڑے بن آہ
دون لگا کیونکہ نہ مہتاب کی چادر کو آگ

گھیر کر اپنے بچھونے پہ جو لایا اونہین مین
بولے جھنجھلا کے لگے اس تیرے بستر کو آگ

گاکے وہ گرم کرے مجلس اغیار تو آہ
کیون نہ لگجائے بھلا اس دلِ مضطر کو آگ

گر پڑے نرگس اگر آنکھہ چمن مین تو دکھائے
قد تیرا دیکھے تو لگجائے صنوبر کو آگ

گاہ گلگشت چمن کو جو تو جاوے تو لگے
رشک سے شعلۂ رخ کے گلِ احمر کو آگ

گفتگو گرم ہی رافت غزلِ تازہ سنا
رشک سے تاکہ لگے حاسدِ ابتر کو آگ

ردیف — ل

لاکے گھر مین مجھے اب دے نہ تو باہر کو نکال
کاٹ لونگا مین گلا آپ سے خنجر کو نکال

لگ کے دیوار سے سکتے مین کھڑا ہی باہر — آپنے جیسے دیا ہی دل ششدر کو نکال
لاف زن غیر ہوا جب تو حضور محبوب — رکھدیا سینے سے ہمنے دل مضطر کو نکال
لی ہی فصد اُسنے وہان یہان میرے دم مین نہین دم — مار فصّاد رگ جان ہی مین نشتر کو نکال
لائے تشریف ہی وہ گل ہی قیامت قامت — باغبان باغ سے دے آج صنوبر کو نکال
لالہ کا رشک ہی جو شعلہ رُو وہ آتا ہی — دیکھہ گلچین چمن سے گلِ احمر کو نکال

لایق بزم سخندان ہو وہ رافت پڑہ شعر
غوطہ زن بحر تفکر مین ہو گوہر کو نکال

ردیف م

مر کے بھی جاؤن وہان کچھہ ہو پتا گر معلوم — کیا کرون آہ نہین مجھکو ترا گھر معلوم
مین وہ ہون عاشقِ یکتا کہ نہو گا نہ ہوا — تجھکو بھی ہوگا یہہ اے شوخ ستمگر معلوم
مرقدِ عاشقِ قد پر ہی ترے سرو کھڑا — ہی یہہ تجھکو بھی کچھہ اے رشکِ صنوبر معلوم
مرغ دل ذبح کرا اُسنے اُٹھین ایسا پھینکا — کہ نہ بال اوسکا کہیں جا ہی نہ ہی پر معلوم
مین ترا داغ رسیدہ ہون ازل سے اورآہ — تہہ ہی تجھکو نہین اے مہ انور معلوم
مرگ غفلت ہی حیات آپسے آگاہی ہی — رافتا بات ہوئی یہہ ہمین مر کر معلوم

مطلع تازہ سُنا وہ کہ ترا ذہن رسا
رافتا ہمکو بھی ہو وے جسے سنکر معلوم

ردیف ن

نہ قرار اور نہ کل ہی مجھے دم بھر تجھہ بن — جان آجا کہ یہان ایک ہی محشر تجھہ بن
نہ رفیق اور نہ مونس ہی نہ ہمدم ہی نہ یار — رہتا ہون عالم تنہائی مین ششدر تجھہ بن
نہ وہ چرچے نہ کہانی نہ پہیلی نہ وہ گیت — روز و شب کاٹتا ہون نالے ہی کر کر تجھہ بن
نہ رباعی ہی نہ مطلع نہ قصیدہ نہ غزل — کھل رہا اور ہی یہان دلپہ ہی دفتر تجھہ بن
نقد دل جنس قرار و خرد و ہوش و حواس — سب لٹا بیٹھا ہون مین ہو کے قلندر تجھہ بن
نیند آنکھون نے اُڑی چین ذرا دل مین نہین — کیا کہون رنج ہی کیسا مرے جی پر تجھہ بن

نشترِ آسا رگِ جان مین رگِ گل چبھتی ہی
بسترِ خار ہوا پھولون کا بستر تجھ بن

نم ہی آنکھو نمین الم جیمین قلق ہی دل مین
لوٹتا خاک پہ ہون ہو کے مین مضطر تجھ بن

نورِ رخ اپنا بھبھوکا سا نہ دکھلائے گا جو
آتشِ غم سے تو رہجاؤن گا جل کر تجھ بن

ناز کے اپنے تصدق سے میرا دیکھہ نیاز
بسکہ ہون غمزدہ مین رآفتِ مضطر تجھ بن

ردیف	نظم کر اور غزل جس مین ردیفِ لو ہو کس سے یہہ طرز نبھے ای دل ششدر تجھ بن	و

وہ محبت نہین کیون غصے ہو ہم پر بولو
بولو منہہ سے تو ذرا ایمیرے دلبر بولو

واقعی یہہ ہی کہ دل بھی ہی عجب نخلِ مفید
جھوٹھ گر جانو تو حاضر ہی یہہ لیکر بولو

واہ چپ بیٹھنے مین آپکے لطف اٹھتا ہی
پھر غضب ہی جو برخ ڈال کے چادر بولو

وصف گویائی مہر آپ کا مشہور ہی یہہ
اور ہی بات ہی اُف قہر ہی تم گر بولو

وحشت آئی ہی جو مردم سے تمھین آنکھو نپر
کسکے عاشق ہوئے کچھہ تو دل مضطر بولو

وائے کرکے ابھی سو یا نہی چونک اُٹھے نہ آہ
بیٹھہ کر دوستو مت دلکے برابر بولو

واچھڑے ناز اٹھا کراو سے خود روٹھے ہو
چاہیئے آپ کو رآفت کو بلا کر بولو

ردیف	وعدہ رآفت ابھی باقی ہی پڑھو اور غزل چپ ہو منہہ سے سخن صورتِ شکر بولو	ہ

ہائے کچھہ رحم کیا تو نے نہ دل پر ایماہ
مرگیا لے گیا ارمان وہ یہی پر ایماہ

گرپڑے روشن میرے بختو نکا ستارہ جو تو
ہمقران جون قمر و زہرہ ہوا کر ایماہ

گہو گا اندھیر جہان ہو نہ نگاہو نسے نہان
چاند سا مکھڑا ہمین اپنا دکھا کر ایماہ

ہاتھہ سے اپنی سیہ بختی کے ہون داغ زدہ
رونق افزا ہو کسی شب تو میرے گھر ایماہ

ہوش و تاب و خرد و راحت و آرام و قرار
سبکے سب ہجر مین تیرے اُڑے ملکر ایماہ

ہیبتِ عشق سے منہہ زرد ہی جون ہرسنگار
جب نتھا عشق ترا رنگ تھا احمر ایماہ

ہوں تپ ہجر کا بیمار شفا دے مجھکو
اب تو معجون لبِ لعل چکھا کر یاماہ

ہیکلِ حسنِ خدا داد ہی قامت موزوں
سرو قد کون ہوا تیرے برابر یاماہ

ہی جہاں بن تیرے تاریک ہوا رافت پہ
بس دکھا پھر خدا روئے منور یاماہ

ہمت اب توڑ نہ رافت غزل آخری پر
لے ردیفِ دگر اور چھوڑ یہاں پر یاماہ

ردیف ے

یا الٰہی گذر یار میرے گھر ہووے
صدمۂ ہجر سے تا جان نہ مضطر ہووے

یہہ تمنا ہی کہ چوکھٹ پہ تیری سر ہووے
عمر اس شکل بسر ای پری پیکر ہووے

یاس و حرماں کے سوا صرۂ دلمیں نہیں کچھ
عشقبازی کے لئے کیسہ پُر زر ہووے

یوں ہائے غمِ ہجراں کی مصیبت بھولوں
گر کسی رات تیرا وصل میسر ہووے

یورحِ چرخی میں کہاں تاب ہی اتنی پیارے
جو ذرا آکے کھڑا تیرے برابر ہووے

یونس حوت ہو یا بیضۂ بطن فلکی
تجھ سے محجوب سدا ایمہ انور ہووے

یار کا گھر ہی عجب دوستو وہ دار شفا
جسکے دیکھے سے ہی کم درد دل اکثر ہووے

یونہی اب حضرتِ غفار میں کہہ ای رافت
کہ شفیع اپنا ہر اک یار پیمبر ہووے

یعنے صدیق و عمر حضرت عثمان و علی (رضی اللہ عنہم)
گور پر مہر کی ان چار کے چادر ہووے

یہی بہتر ہی یہاں ہو جئے رافت اب چپ
ورنہ یہہ نظم عیاں دفتر اکبر ہووے

یارب اب ختم غزلیات ہی تجھ سے دن رات
خاص صلوات رسولِ عربی پر ہووے
صلی اللہ علیہ وسلم

صلِّ علی محمدٍ مہرِ سپہرِ اصطفا
صلِّ علی محمدٍ ماہِ سماء اجتبا

صلِّ علی محمدٍ مفخرِ جملہ انبیا
صلِّ علی محمدٍ رہبرِ جملہ اولیا

صلِّ علی محمدٍ کاشفِ سرّ ھل اتی
صلِّ علی محمدٍ واقفِ رازِ انّما

صلِّ علی محمدٍ موردِ مدحت و ثنا
صلِّ علی محمدٍ اوضحِ وصفِ والضحیٰ

صلِ علی محمدٍ زینتِ تختِ فاستقم	صلِ علی محمدٍ زیبِ وسادۂ دنیٰ
صلِ علی محمدٍ باعثِ بودِ کائنات	صلِ علی محمدٍ موجبِ خلقتِ سما
صلِ علی محمدٍ شافعِ یومِ بعثِ حشر	صلِ علی محمدٍ شافیِ دردورنجِ ما
صلِ علی محمدٍ لمعۂ حسنِ لم یزل	صلِ علی محمدٍ نورِ ظہورِ کبریا
صلِ علی محمدٍ از طرفم بوزنِ عرش	صلِ علی محمدٍ مثلِ شمارِ نجمہا
صلِ علی محمد کالعددِ علومِ حق	صلِ علی محمدٍ آنکہ ندارد انتہا
صلِ علی محمدٍ بعد براہلِ بیتِ او	صلِ علی محمدٍ بعد برآلِ باصفا
صلِ علی محمدٍ بعد بصحب وتابعین	صلِ علی محمدٍ بعد بجملہ انبیا
صلِ علی محمد احمد وحامد واحید	صلِ علی محمدٍ خاتمِ رسل وانبیا
صلِ علی شفیعنا صلِ علی حبیبنا	صلِ علی نبینا صلِ علی رسولنا

تاریخ دیوان ازجناب محمد منظور صاحب

صلِ علیٰ من اسمہ ماحی وہاشمی ورحیم
صلِ علیٰ منست آن بیشک رؤف رافتا

خاتمہ دیوان متبرک بنیان صاحب ولایت وکرامت مولانا رافت علیہ الرحمۃ

شعر ہو شغل حمد ونعت یہی کام خوب ہی	آغاز جسکا خوب ہی انجام خوب ہی

الحمد للہ والشکر للہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ واصحابہ الی یوم بعث خلق اللہ لعد حمد وصلوٰۃ کے شائقین دواوینِ مدحِ رسولِ مقبول پر روشن ہو کہ دیوان فصاحت وبلاغت عنوان جناب کرامت وولایت انتساب صدر آرائے محفل شریعت وطریقت سالکِ مسالکِ جادہ معرفت وحقیقت سخنور امجد والا مرتبت مولانا رؤف احمد صاحب المتخلص بہ رافت عطر اللہ تربتہ بالمسک کا جسکا نام عقد پروین ہی جناب فیضمآب قاضی عبد الکریم وقاضی رحمۃ اللہ صاحب نے اپنے مطبع فتح الکریم مین چھپواکر نور افزائے چشم خلایق کیا جناب باری اسکے مصنف اور طابع اور کاتب کو اور مصحح کو اور ہر جنبہ کے نیچے باغ باغ رکھے دل بہار رنگ ہر ایک با فراغ رکھے بحق رسول اللہ وآل رسول اللہ اللہم آمین

کتبہ وفا